سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا

بابائے قوم نے فرمایا تھا: ’’پاکستان صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ یہاں بسنے والی تمام قوموں کا ہے۔‘‘ یعنی ...... ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، بالمیکی، بُدھسٹ، زرتشتی، بابی، بہائی، آغاخانی، مرزائی وغیرہ وغیرہ۔ اور گورنر پنجاب* نے فرمایا ہے کہ ’’عوام تہذیبی گھٹن کا شکار ہیں۔ لہٰذا اب ناچ گانے کی مکمل آزادی ہوگی۔‘‘

عوام سے اُن کی مراد بظاہر یہاں بسنے والی تمام قومیں ہی ہیں۔

تمام کافر قوموں کا کلچر تقریباً ملتا جلتا ہے‘ وہ باہم رچ بس جاتی ہیں تو ان کی ’’بِس‘‘ مرجاتی ہے بلکہ حس بھی مرجاتی ہے۔ انفرادیت وغیریّت آہستہ آہستہ مٹ جاتی ہے تو قومی شناخت بھی پٹ جاتی ہے اور غیرت زندہ درگور ہوجاتی ہے۔ مگر مسلمان...... کہ جسے حکم ہے کہ اپنا سب کچھ بچائے، محدود ماحول میں خود کو سنوارے، سجائے اور بسائے۔ جب یہ بھی کفار و مشرکین کے ساتھ گھل مل گیا، خلط ملط ہوگیا بلکہ ’’شیر وشکر‘‘ ہوگیا تو اس پاکستانی مسلمان کا مسلم کلچر بہت مجروح ہوا اور ۴۸ برس کے بہت مختصر عرصہ میں دم توڑنے لگا۔ مرد...... کالا انگریز بنتا چلا گیا اور حوّا زادیاں ...... اشتراکی فلسفے اور مزدکی تجربے کو اپناتی چلی گئیں۔ ’’آزادی‘‘ اور ’’برابری‘‘ کا مفہوم سجھاتی اور سمجھاتی چلی گئیں۔ بالآخر‘ درِ توبہ ہی بھول گئیں اور ہندو دیویوں کی طرح کرشن، کنہیا، رام کو ڈھونڈتی اور ڈھوتی ہوئی فاحشات، سیّئات، خبیثات کے سانچے میں ڈھل گئیں اور پھر کسی دُرگا دیوی کے انتظار میں بیسواؤں کی طرح دھونی رَمائے بھوک کاٹنے لگیں۔ یعنی یہ ’’وِتجیٹیر ینز‘‘ حرام گوشت کے ’’حلالے‘‘ میں جُت گئے۔ پھر اسی پر بس نہیں‘ پاکستانی سیاست باز بھی اس ننگے حمام میں کود گئے اور جب سیاست اور سیاست دانی ’’مساج کے حمامات‘‘ میں بے سدھ ہوگئیں تو اس غلاظت و دَنائت کو بڑے فخر و غرور سے پاکستانی کلچر کہا گیا۔ اس فرسودگی و بے ہودگی کو لیگی اور پیپلے جاگیرداروں، سرمایہ داروں کی مسلسل سرپرستی حاصل رہی۔ قانون اور قانون نافذ کرنے والے ادارے‘ ان وڈیروں کے فرماں برداروں کی طرح ہاتھ باندھے کورنش بجالاتے رہے۔ یعنی ایک ایک وی آئی پی ’’حلال خور‘‘ کو دودھ نہیں‘ خون ملنے لگا۔ وہ دنوں میں ہی ’’ٹامی‘‘ طاقت کا سرچشمہ بن گیا اور اس نے ماڈرن سولائزیشن کے بے روح حیوانی پیکروں کو بڑی بڑی مہیب کوٹھیوں کے دراز قامت دروازوں پر باندھ دیا۔ وہ ہر مسلمان پر غرانے اور اسے ڈرانے لگے۔ عادتیں‘ جبلتیں بن گئیں اور ان پاکستانیوں کو برطانیہ، فرانس اور امریکہ

---

*چودھری الطاف حسین تب گورنر پنجاب تھے۔